زمبیا

زمبیا کو عیسائی ملک قرار دیے جانے پر مذہبی رہنماؤں کا اظہار ناراضگی

زمبیا کے نئے صدر جناب فریڈرک شلوبا نے ۳۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کو اعلان کیا کہ زمبیا ایک عیسائی ملک ہے۔ اِس فیصلے پر نہ صرف غیر عیسائی بلکہ عیسائی اداروں نے بھی شدید تنقید کی ہے۔

۱۹۶۴ء میں زمبیا آزاد ہوا تھا۔ جناب شلوبا دوسرے فرد ہیں جو صدر مملکت کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ گذشتہ نومبر میں اُن کی جماعت "تحریک برائے کثیر الجماعتی جمہوریت" نے عام انتخابات میں بھرپور کامیابی حاصل کی اور سابق صدر جناب کینتھ کوانڈا ۲۷ سالہ اقتدار کے بعد اپنے عہدے سے سبک دوش ہوئے۔

جناب شلوبا نے پینٹے کوسٹل چرچ سے وابستہ گھرانے میں آنکھیں کھولیں اور تربیت پائی ہے۔ زمبیا کے دارالحکومت لوساکا میں اُنھوں نے اپنی رہائش گاہ پر ایک دعائیہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "زمبیا ایک عیسائی ملک ہے جس میں دوسرے مذاہب کے لیے رواداری موجود ہے۔" اُنھوں نے مزید کہا کہ "میں زمبیا کے عوام کی جانب سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ زمبیا ایک عیسائی ملک ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم نیند سے بیدار ہوں کیوں کہ نجات اب قریب ہے۔"

زمبیا کی [رومن] کیتھولک اپسکوپل کانفرنس نے کہا کہ اسے "زمبیا کو عیسائی ریاست قرار دیے جانے پر تشویش ہے۔ اِس سلسلے میں تمام عیسائی چرچوں سے مشورہ کیا جانا چاہیے تھا۔ یہ چرچ فیصلے میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے محض تماش بین بن کر رہ گئے ہیں۔"

زمبیا کی کرسچن کونسل نے کہا کہ دو خادمانِ دین (Church Ministers) میں سے ایک کو وزیر اور دوسرے کو وزارت اطلاعات کا رکن بنائے جانے پر کونسل کو تشویش ہے۔ "متحدہ اسلامی تنظیم" زمبیا میں اسلامی سرگرمیاں منظم کرتی ہے۔ اس کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ صدر شلوبا کو اقلیتی مذاہب کے بارے میں حکومت کے موقف کی وضاحت کرنی چاہیے تاکہ چھوٹے مذاہب سے وابستہ لوگ خوف وہراس کا شکار نہ ہوں۔

زمبیا کی ۸۵ لاکھ آبادی میں تقریباً ۷۲ فیصد عیسائی ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد بیس ہزار کے لگ بھگ ہے، جب کہ باقی ماندہ آبادی مظاہر پرستوں پر مشتمل ہے۔ (رپورٹ "اکومینکل پریس سروس")